37469

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ

① آج کل جگہ جگہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کروائی جاتی ہے یہ واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں؟

② اور دوسرا سوال یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کا خاصہ ہے کہ اس میں سے خود بخود دوسرا بال نکلتا ہے کیا یہ بات درست ہے؟

③ نیز جو شخص تعظیم کی نیت سے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان موئے مبارک کی زیارت کو جائے تو اس کا جانا کیسا ہے؟

براہِ مہربانی ان سوالوں کے جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

نام = راشد انصاری۔ مکان نمبر سیکٹر 15/B، 41، L-449، کورنگی نمبر 2½

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

---صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک دفعہ جب آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے بالوں کا حلق کروایا تو آپ ﷺ نے اپنے موئے مبارک حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطاء فرمائے اور حضرت ابو طلحہؓ نے لوگوں میں تقسیم فرمادیے۔ اس کے علاوہ دیگر مواقع پر آپ ﷺ کا اپنے موئے مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عطاء فرمانا یا از خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ان کو حاصل کرنا بھی ثابت ہے۔ (دیکھئے متعلقہ عبارات نمبر ۱، ۲، ۶ اور ۷)

---آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا موئے مبارک کی زیارت کرنا احادیث سے ثابت ہے۔ (دیکھئے متعلقہ عبارت نمبر ۳)

---حضرت ام سلمہؓ، حضرت انسؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ، اور حضرت امیر معاویہؓ رضی اللہ عنہم سمیت دیگر جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے نہایت تعظیم کے ساتھ آپ ﷺ کے موئے مبارک کی حفاظت کا اہتمام فرمایا، نیز آپ ﷺ کے موئے مبارک کے حصول کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک دوسرے پر سبقت لے جانا بھی ثابت ہے (دیکھئے متعلقہ عبارات نمبر ۳، ۴، ۵ اور ۷) کیونکہ آپ ﷺ سے منسوب ہر ہر شئے انتہائی مقدس، نہایت قابل تعظیم، واجب الاحترام ہے اور باعثِ برکت ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ بال مونڈنے والا آپ ﷺ کے موئے مبارک مونڈ رہا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس شدید خواہش میں آپ ﷺ کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے کہ آپ ﷺ کا کوئی ایک موئے مبارک بھی سوائے ان کے ہاتھوں کے کہیں اور نہ گرے" (دیکھئے متعلقہ عبارت نمبر ۹)۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے مرضِ وفات میں اپنے بیٹے یزید کو بلا کر فرمایا تھا کہ:

"ایک دن آپ ﷺ نے مجھے اپنے زیبِ تن کیے ہوئے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا عنایت فرمایا جو اِس دن (اپنی موت کے وقت) کے لئے میں نے حفاظت سے رکھ لیا تھا۔ اور (اسی طرح) ایک دن جب آپ ﷺ نے اپنے بال اور ناخن مبارک کاٹے تو میں نے ان کو حاصل کر کے اِس دن کے لئے حفاظت سے رکھ لیا تھا، سو جب میرا انتقال ہو جائے تو تم اس قمیص مبارک کو میرے کفن کے نیچے میرے بدن سے ملا کر رکھ دینا، اور یہ بال اور ناخن مبارک لے کر میرے منہ میں، آنکھوں پر اور میرے (جسم میں) سجدوں کی جگہوں پر رکھ دینا" (دیکھئے متعلقہ عبارت نمبر ۶)۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت فرمائی تھی کہ:

"حضور ﷺ کا موئے مبارک (میری وفات کے بعد) میری زبان کے نیچے رکھ دینا"

(جاری ہے)

حضرت ثابت البنانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ موئے مبارک حضرت انسؓ کی (وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کی) زبان کے نیچے رکھ دیے، اور آپ کی تدفین اس حال میں ہوئی کہ وہ موئے مبارک آپ کی زبان کے نیچے تھے۔(دیکھیے متعلقہ عبارت نمبر ۱۰)

۔۔۔ جن صحابہ کرامؓ کے پاس آپ ﷺ کے موئے مبارک موجود تھے ان سمیت لوگوں کی بڑی جماعت نے ان موئے مبارک کی خیر و برکات کا مشاہدہ بھی کیا اور اس کا اظہار بھی فرمایا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ آپ ﷺ کے موئے مبارک کو اپنی ٹوپی میں رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ان موئے مبارک کو اپنے ساتھ لے کر جس جنگ میں بھی شریک ہوا اللہ نے مجھے اس جنگ میں فتح نصیب فرمائی (دیکھیے متعلقہ عبارت نمبر ۷)۔

۔۔۔ اسی طرح اگر کسی کو نظر بد لگ جاتی یا کوئی اور بیماری لگ جاتی تو لوگ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس پانی بھیجتے جس میں ام المؤمنینؓ اپنے پاس محفوظ آپ ﷺ کے موئے مبارک ڈال کر دھوتیں اور لوگ اسے شفا اور برکت حاصل کرنے لئے پیتے اور اس سے غسل کرتے تھے (دیکھیے متعلقہ عبارت نمبر ۸)۔

ان تفصیلات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب سوالات کے جوابات بالترتیب ملاحظہ فرمائیں:

۱۔۔۔ قابل اعتماد سند کے ساتھ اگر کہیں یہ ثابت ہو جائے کہ آپ ﷺ کی طرف منسوب یہ موئے مبارک واقعی آپ ﷺ ہی کا ہے تو یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے جیسا کہ اوپر بیان کردہ تفصیلات سے واضح ہے چنانچہ مشہور امام حدیث و فقہ حضرت محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانیؒ سے کہا کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کا موئے مبارک ہے، جو حضرت انسؓ کے ذریعہ سے ہمیں ملا ہے، تو اس پر معروف محدث عبیدہ سلمانیؒ نے فرمایا کہ:

"اگر میرے پاس آپ ﷺ کا موئے مبارک ہو تو یہ بات مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو گی۔"

لہٰذا انتہائی تعظیم کے ساتھ اس نعمت کی قدر کرنی چاہیے اور اس کی اہانت سے ڈرنا چاہیے (دیکھیے متعلقہ عبارت نمبر ۴)۔

لیکن جن مختلف ممالک، عجائب گھروں اور لوگوں کے پاس آپ ﷺ کی طرف منسوب موئے مبارک موجود ہیں ان کے بارے میں ہمارے علم کی حد تک حتمی طور پر ہر جگہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ آپ ﷺ ہی کے موئے مبارک ہیں، اور ان کا انکار بھی درست نہیں، کیونکہ اس نسبت کے صحیح ہونے کا بھی احتمال ہے اور غلط ہونے کا بھی، لہٰذا اس سلسلہ میں اپنی رائے کو موقوف رکھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مد ظلہم کا ذاتی رجحان یہ ہے کہ ترکی کے معروف عجائب گھر "توپ کاپے سرائے" جس میں آپ ﷺ کے موئے مبارک کے ساتھ ساتھ دیگر تبرکات بھی ہیں، وہ تبرکات بنسبت دوسری جگہوں کے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔

(جاری ہے۔۔۔)

نیز حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم نے اپنے سفر نامہ "جہانِ دیدہ" میں بھی مذکورہ عجائب گھر میں موجود تبرکات کے بارے فرمایا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ یہ تبرکات زیادہ مستند ہیں (جہانِ دیدہ صفحہ ۳۳۸)، لیکن بہر حال تحقیق سے جب تک ان کا مستند ہونا ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی حتمی رائے قائم کرنا بہت مشکل ہے، لہٰذا اس سلسلہ میں توقف ہی بہتر ہے (دیکھئے متعلقہ عبارت نمبر ۱۱ اور ۱۲)۔

۲۔۔۔ موئے مبارک کا یہ خاصّہ ہمارے علم میں نہیں ہے، اس لئے کچھ کہنا مشکل ہے۔ (دیکھئے متعلقہ عبارت نمبر ۱۱ اور ۱۲)۔

۳۔۔۔ آپ ﷺ کی طرف منسوب موئے مبارک کی نسبت صحیح ہونے کے احتمال کی بناء پر ان کی زیارت کی جاسکتی ہے (دیکھئے متعلقہ عبارت نمبر ۳، نیز دیکھئے فتاوی رحیمیہ جلد ۳، صفحہ ۴۰)؛ کیونکہ اس احتمال کی بناء پر مفاسد سے بچتے ہوئے محض زیارت کرنے سے فائدے ہی کی امید کی جاسکتی ہے، نقصان کی نہیں۔ اس لئے موئے مبارک کی زیارت کے لئے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

متعلقہ عبارات

۱- شرح صحيح البخاری . لابن بطال - (1 / 265)

فإنه (صلى الله عليه وسلم) ، لما حلق رأسه ناول أبا طلحة شعره فقسمه بين الناس.

۲- الاصابة فی تمييز الصحابة - (234/1)

وجعشم الخير رضي الله عنه بايع تحت الشجرة،وكساه النبي صلى الله عليه وسلم قميصه ونعليه وأعطاه من شعره (صلى الله عليه وسلم).

۳- التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد - (21 / 81).

قال وحدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا سلام بن أبي مطيع عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال دخلت على أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فأخرجت إلينا شعر النبي صلى الله عليه وسلم مخضوبا بالحناء والكتم.

۴- شرح صحيح البخاری . لابن بطال - (1 / 264)

فِيه : ابْنِ سِيرِينَ ، قُلْتُ لِعَبِيدَةَ : عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ، (صلى الله عليه وسلم) ، أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ ، فَقَالَ : لأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۵- شرح صحيح البخاری - لابن بطال - (1 / 265)

وقد جعل خالد بن الوليد فى قلنسوته من شعر النبى ، (صلى الله عليه وسلم) ، فكان يدخل بها فى الحرب فسقطت له يوم اليمامة ، فاشتد عليها شدة أنكر عليه أصحاب النبى ، (صلى الله عليه وسلم) ، لقتله من قتل فيها من المسلمين ، فقال : إنى لم أفعل ذلك لقيمتها ، لكنى كرهت أن تقع بأيدى المشركين وفيها من شعر الرسول (صلى الله عليه وسلم) .

٦ـ الإستيعاب في معرفة الأصحاب – (1 / 445)

روى محمد بن عبد الله بن الحكم قال: سمعت الشافعي يقول: لما ثقل معاوية كان يزيد غائباً الى قوله وقال: يا بني إني صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج لحاجة فاتبعته بإداوة فكساني أحد ثوبيه الذي كان على جلده فخبأته لهذا اليوم وأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم من أظفاره وشعره ذات يوم، فأخذته وخبأته لهذا اليوم، فإذا أنا مت فاجعل ذلك القميص دون كفني مما يلي جلدي، وخذ ذلك الشعر والأظفار فاجعله في فمي وعلى عيني ومواضع السجود مني، فإن نفع شيء فذاك، وإلا فإن الله غفور رحيم.

٧ـ مجمع الزوائد – (9 / 582)

فقال خالد : اعتمر رسول الله صلى الله عليه و سلم فحلق رأسه فابتدر الناس جوانب شعره فسبقتهم إلى ناصيته فجعلتها في هذه القلنسوة فلم أشهد قتالا وهي معي إلا رزقت النصرة.رواه الطبراني وأبو يعلى بنحوه ورجالهما رجال الصحيح.

٨ـ شرح صحيح البخاري . لابن بطال – (9 / 148)

فيه : إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ ، وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِي (صلى الله عليه وسلم) ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الإِنْسَانَ عَيْنٌ ، أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا.

وفي عمدة القاري (شرح صحيح البخاري) تحت هذا الحديث – (٣٢ / ٧٢)

"أن أم سلمة كان عندها شعرات من شعر النبي حمر في شيء مثل الجلجل وكان الناس عند مرضهم يتبركون بها ويستشفون من بركتها."

وفي فتح الباري – لابن حجر – تحت هذا الحديث (١٠ / ٣٥٣)

"والمراد أنه كان من اشتكى أرسل إناء إلى أم سلمة فتجعل فيه تلك الشعرات وتغسلها فيه وتعيده فيشربه صاحب الإناء أو يغتسل به استشفاء بها فتحصل له بركتها."

٩ـصحيح مسلم – عبد الباقي – (4 / 1812)

عن أنس قال: لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم والحلاق يحلقه وأطاف به أصحابه فما يريدون أن تقع شعرة إلا في يد رجل.

١٠ـالإصابة في تمييز الصحابة (برواية ابن السكن من طريق صفوان بن هبيرة عن ابيه) – (1 / 127)

قال لي ثابت البناني قال لي أنس بن مالك هذه شعرة من شعر رسول الله صلى الله عليه و سلم فضعها تحت لساني قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهي تحت لسانه.

١١ـ الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (3 / 800)

وفي السراج توقف الإمام في أربع عشرة مسألة ونقل لا أدري عن الأئمة بل عن النبي – صلى الله عليه وسلم – وعن جبريل أيضا.

(قوله بل عن النبي – صلى الله عليه وسلم – وعن جبريل ايضا) في الكرماني «سئل رسول الله – صلى الله عليه وسلم – عن افضل البقاع فقال: لا ادري حتى اسال جبريل فساله فقال: لا ادري حتى اسال ربي فقال عز وجل: خير البقاع المساجد، وخير اهلها اولهم دخولا وآخرهم خروجا») وفي الحقائق: انه تنبيه لكل مفت أن لا يستنكف من التوقف فيما لا وقوف له عليه،

۱۲. بدائع الصنائع – (3 / 50)

روي أن ابن عمر رضي الله عنهما سئل عن شيء فقال لا أدري،.....والله سبحانه وتعالی اعلم

وعلمہ ھو اتم واحکم

محمد معاذ اشرف عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/ربیع الثانی/۱۴۳۵

۲۳/فروری/۲۰۱۴

اصاب المجیب و للہ الحمد

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

الجواب صواب

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۲۹/۴/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

۲۵-۴-۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

عبد المصطفی

۲۹/۴/۱۴۳۵ھ